حضرت عمر بن عبدالعزیز کیسے خلیفہ بنائے گئے

محدث حضرت رجاء بن الحیوٰۃ کا امت پر احسان

ہمارے علماء کبھی سیاست وخلافت سے غافل نہ رہے

عصا نہ ہو تو کلیمی ہے کار بے بنیاد

[اس امت پر محدثین کے احسانات کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ محدثین نے حدیث کو محفوظ کرنے کے لیے کتنی قربانیاں دیں۔ اپنے ایمان اور حدیث کے ذخیرے کی حفاظت کے لیے زہد کی زندگی کیسے بسر کی، حکمرانوں کو کس طرح وقتاً فوقتاً تنبیہہ کرتے رہے اور اپنی جان کی پروا نہ کی، حکمرانوں کی سعادت مندی تھی کہ انھوں نے علماء کی تنبیہات کا احترام کیا اور احادیث میں کسی الحاق اضافے، ترمیم کی ریاستی سرپرستی نہ کی۔ نہ صرف سرپرستی نہ کی بلکہ ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے ان چند علماء سو کے حدیث میں الحاقات کو حقارت سے رد کردیا جو وہ حکمرانوں کی خوشنودی کے لیے بہ خوشی کرتے تھے۔ حکمراں کو خوش کر کے رسول اللہ کو ناراض کرنے والے عناصر کی سرپرستی ان حکمرانوں نے کبھی نہیں کی جنھیں ہم نفس پرست کہتے ہیں، لیکن آج کل معاملہ برعکس ہے۔]

حضرت رجاء بن الحیوٰۃ کا ہی یہ فیضان تھا کہ خلافِ امید حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسا خلیفہ بنو امیہ کی مسند پر بیٹھا، اس مسند نشینی کا واقعہ جو نہایت مؤثر ہے اور جس سے ہمارے قول کی مزید تائید ہوتی ہے، یہ ہے کہ خلیفہ سلیمانؒ بن عبدالملک نے پہلے ایک وصیت نامہ کے ذریعے سے اپنا نابالغ لڑکے ایوب کو ولی عہد بنانا چاہا تھا، لیکن رجاء بن الحیوٰۃ نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ خلیفہ کا قابل یادگار کارنامہ یہ ہے کہ وہ ایک صالح شخص کو اپنا جانشین بنائے، چنانچہ دو ایک روز کے بعد اس نے اس وصیت نامہ کو چاک کردیا اور محدث رجاء بن الحیوۃ سے داؤد بن سلیمان کے متعلق رائے دریافت کی، داؤد اس وقت قسطنطنیہ میں تھے، رجاء نے کہا کہ آپ کو کیا معلوم ہے کہ وہ اس وقت زندہ ہیں یا مر گئے؟ پھر خلیفہ سلیمانؒ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا نام لیا تو رجاء نے کہا کہ وہ نہایت برگزیدہ مسلمان ہیں، سلیمانؒ نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے لیکن اگر میں ان کو خلیفہ مقرر کردوں اور عبدالملک کی اولاد کا بالکل لحاظ نہ رکھوں تو ایک فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا اور جب تک میں ان میں کسی کو ان کے بعد ولی عہد نہ بنالوں لوگ ان کی خلافت تسلیم نہ کریں گے، اس لیے یزید بن عبدالملک کو ان کے بعد ولی عہد بناتا ہوں، رجاء نے بھی اس سے اتفاق کیا، چنانچہ سلیمانؒ نے عہد نامۂ خلافت لکھا اور رجاء بن حیوۃ نے نہایت حزم واحتیاط کے ساتھ گمنام طریقہ پر بیعت کی تکمیل کی، معاہدۂ بیعت کے مکمل ہوجانے پر وصیت نامہ کا مضمون پڑھ کر سنایا تو ہشام بن عبدالملک نے مخالفت کی، لیکن رجاء بن حیوۃ نے اس کو قتل کی دھمکی دی اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ہاتھ پکڑ کر منبر پر کھڑا کردیا، اس محدث کی اس جرأت نے دنیائے اسلام میں جو انقلاب پیدا کیا اس کی مدح و ستایش میں آج تک ہماری زبانیں رطب اللسان ہیں۔ [اقتباس از کیا علم حدیث پر سلطنت کا اثر پڑا؟]